

اقلاب

ن ساکن اور تنوین کے چار قاعدوں میں سے ایک قاعدہ اقلاب ہے۔

اقلاب کا مطلب بدلنا ہوتا ہے اس لئے کہ اس قاعدے میں ن ساکن اور تنوین کو م سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اقلاب کا صرف ایک حرف ب ہے اگر حرف ب ن ساکن اور تنوین میں سے کسی کے بعد آئے تو پھر ن ساکن اور تنوین کو م سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں ایسی تمام جگہوں پر ن ساکن اور تنوین کے اوپر چھوٹا ساہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔

اگر کسی لفظ میں اقلاب ہو تو اس لفظ کو کیسے پڑھا جاتا ہے؟ اس لفظ میں ن ساکن اور تنوین کو م سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اقلاب کا صرف ایک ہی حرف ہے۔ ب: جیسے مِنْ بَعْدِ

دو پیش	دوزیر	دوزبر	ن	ن
عَوَانٌ بَيْنَ	كَافِرٍ بِهِ	عُرْفَةً بِيَدِهِ	مِنْ بَعْدِ	لِيُدْبِرَنَّهُ
رَعُوفٌ بِالْعِبَادِ	شِقَاقٍ بَعِيدٍ	جَزَاءٍ بِمَا	مِنْ بَقُلُهَا	يَدُلُّهُمْ
بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ	سَوَاءٍ بَيْنَنَا	مَاءٍ بِقَدَرٍ	عَوَانٌ بَيْنَ	إِذِ الْبَعَثَ
عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ	أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ	كَلِمَةً بَاقِيَةً	فَمَنْ بَدَّلَهُ	ذُنُوبٍ قُتِلَتْ
عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ	قَوْمٍ بَيْنَكُمْ	ءِلَهَةً بَلْ	مِنْ بَنِي	فَأَلْبَسْنَا